کیا امام کی غلطی کا مقتدی کی نماز پر اثر پڑتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Gul-3479 تاریخ:26-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے ایک پوسٹ دیکھی، جس میں یہ حدیثِ پاک لکھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں، پس اگر امام نے ٹھیک نماز پڑھائی تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا اور اگر غلطی کی، تو بھی (تمہاری نماز کا) ثواب تم کو ملے گا اور غلطی کا وبال ان پر رہے گا۔

اس حدیثِ پاک کی وضاحت فرمادیں، کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام کی غلطی کا مقتدی کو علم ہو جائے تب بھی مقتدی اعادہ وغیرہ نہیں کرے گا۔ کیا اس حدیثِ پاک کا یہی معنی ومفہوم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سوال میں مذکور مکمل حدیثِ پاک بخاری شریف میں ہے:”عن أبي هريرة: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يصلون لكم، فإن أصابوا فلكم، وإن أخطئوا فلكم وعليهم“ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں امام نماز پڑھایا کریں گے، اگر درست نماز پڑھائیں تو تمہارے لیے مفید ہے اور اگر خطا کریں، تو تمہارے لیے مفید، ان کے لیے مضر۔ **(صحیح البخاری، جلد1، صفحہ140، دار طوق النجاہ)**

اس حدیثِ پاک کی شرح علمائے کرام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جب امام نماز پڑھائے اور

نماز کی شرائط وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے درست طریقے سے نماز پڑھائے، تو امام اور مقتدی دونوں کو اجر وثواب ملے گا اور اگر امام ایسی غلطی کرے جس سے نماز فاسد ہو جائے، جس کی مقتدی کو خبر نہ ہو، تو مقتدی کی نماز ہو جائے گی اور امام مجرم ہو گا اور اگر مقتدی کو معلوم ہو جائے، تو مقتدی پر بھی اعادہ وغیرہ لازم ہو گا۔

حدیث پاک کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ امام پر اعتماد کر کے نماز پڑھی جائے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امام کی طرف سے کوئی غلطی سامنے آنے کے بعد اگر وہ نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے یا اس نماز کا فساد سامنے آتا ہے، تو واجب الاعادہ ہونے کی صورت میں دہرانے اور فساد سامنے آنے پر وقت میں دوبارہ پڑھنے اور وقت گزرنے کے بعد قضا پڑھنے کی حاجت نہیں، ایسا بالکل نہیں ہے۔بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک امام کی غلطی کی اطلاع نمازی کو نہ ہو، نمازی پر کوئی الزام نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام مقرر کرتے وقت اس کا نیک پرہیز گار ہونا اور بدمذہب نہ ہونا وغیرہ دیکھا جاتا ہے، کیوں کہ فاسق معلن یا گمراہ شخص دین کے معاملے میں قابل اعتماد نہیں ہوتا۔

اس حدیثِ پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے:”وقال الكرماني: فإن أصابوا في الأركان والشرائط والسنن فلكم (وان أخطأوا) أي: وإن لم يصيبوا (فلكم) أي: ثوابها، (وعليهم) أي: عقابها۔۔۔وعندنا يتبع له مطلقا، يعني: في الصحة والفساد،۔۔۔ عندنا الحكم بالعكس۔۔۔ودليلنا ما رواه الحاكم مصححا عن سهل بن سعد:(الإمام ضامن)،يعني:صلاتهم في ضمن صلاته صحة وفسادا“یعنی: امام کرمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اگر امام نماز کے ارکان، شرائط وسنن درست ادا کرے تو تمہارے لیے اجر ہے اور اگر امام غلطی کرے یعنی ارکان وغیرہ درست ادا نہ کرے تب بھی تمہارے لیے ثواب ہے اور امام کی پکڑ ہے۔۔۔احناف کے نزدیک مقتدی مطلقاً امام کے تابع ہوتا ہے یعنی صحت و فساد میں بھی امام کا تابع ہوتا ہے۔۔۔ ہمارے نزدیک حکم اس کے برعکس

ہے۔۔۔اور ہماری دلیل وہ حدیث پاک ہے جو امام حاکم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی تصحیح کے ساتھ نقل کی کہ امام (مقتدیوں کا) ضامن ہے یعنی مقتدیوں کی نماز امام کی نماز کے ضمن میں ہوتی ہے صحت وفساد کے اعتبار سے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد5، صفحہ229، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

سوال میں مذکور حدیثِ پاک سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امام کی غلطی کا مقتدی کو علم ہو جائے تب بھی وہ اعادہ نہیں کرے گا، بلکہ جب امام کی غلطی کا علم مقتدی کو ہو جائے، تو امام کے ساتھ ساتھ مقتدی بھی اعادہ وغیرہ کرے گا، کیونکہ نماز کی صحت وفساد کے اعتبار سے امام مقتدی کی نماز کا ضامن ہوتا ہے، جیسا کہ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں روایت کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے فرمایا جس نے قوم کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی تھی کہ وہ بھی اعادہ کرے اور مقتدی بھی اعادہ کریں۔

سنن ترمذی میں ہے: ”عن أبی هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الإمام ضامن، والمؤذن مؤتمن، اللهم أرشد الأئمة، واغفر للمؤذنين “ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے، اے اللہ! تو اماموں کو راہ راست پر رکھ اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

(سنن الترمذی، جلد1، صفحہ282، مطبوعہ دار الغرب الإسلامی، بیروت)

"الآثار للشیبانی" میں ہے: ”عن عمرو بن دينار، أن علی بن أبی طالب رضي الله عنه، قال فی الرجل يصلی بالقوم جنبا، قال: يعيد ويعيدون “یعنی: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جس نے قوم کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی تھی کہ وہ بھی اعادہ کرے اور مقتدی بھی اعادہ کریں۔

(الآثار لمحمد بن الحسن، جلد1، صفحہ359، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مصنف عبد الرزاق میں ہے:"عن أبي أمامة قال: صلى عمر بالناس وهو جنب، فأعاد ولم يعد الناس، فقال له علي: «قد كان ينبغي لمن صلى معك أن يعيدوا» قال: فنزلوا إلى قول علي قال: قلت: ما نزلوا؟ قال: رجعوا، قال القاسم: وقال ابن مسعود مثل قول علي "یعنی: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی، تو انہوں نے خود اعادہ کیا، لیکن لوگوں نے اعادہ نہیں کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی ہے انہیں بھی اعادہ کرنا چاہیے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع کیا۔ راوی حدیث قاسم کہتے ہیں حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے قول کی مثل فرمایا ہے۔ **(مصنف عبد الرزاق الصنعانی، جلد2، صفحہ350، مطبوعہ ھند)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــه

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

28ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/26مئی2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے